DAR-UL-IFTA
Jamia-tur-Rasheed, Karachi
Pakistan 75950

دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی

حوالہ نمبر: 10433/41	**فتوی نمبر:** 69279/59 سائل: عبد السلام	**مجیب:** محمد عثمان یوسف
مفتی: ابولبابہ شاہ منصور	**مفتی:** شہباز علی **مفتی:**	**مفتی:**
کتاب: شرکت کے مسائل	**باب:** شرکت سے متعلق متفرق مسائل	تاریخ: 14-3-2020

B4U کمپنی کے ساتھ کاروبار میں پیسہ لگانے کا حکم

مفتی صاحب! ایک کمپنی ہے B4U یعنی Busisness for you وہ لوگوں سے انویسٹمنٹ لیتے ہیں اور ان کی یہ رقم مختلف کاروبار مثلا: پراپرٹی، تجارت، ریسٹورنٹ اور آئی ٹی کے کام وغیرہ میں لگاتی ہے۔ کمپنی کے اٹلی اور ملائیشیا وغیرہ میں بھی آفس ہیں اور پاکستان میں ایف بی آر سے بھی منظور شدہ ہے۔ کمپنی لوگوں سے جو رقم لے کر اس پر کاروبار کرتی ہے اس رقم کا 7 سے 20٪ پیسا لگانے والے گاہک کو دیتی ہے جبکہ آپ کی اصل رقم بالکل محفوظ اور قابل واپسی ہے، البتہ آپ اپنی لگائی ہوئی رقم اگر 60 دن سے پہلے واپس لیں گے تو 35 فیصد رقم، 2 سے 4 ماہ میں واپس لیں گے تو 20 فیصد رقم، 4 سے 6 ماہ کے درمیان واپس لیں گے تو 10 فیصد رقم کاٹ لی جائے گی، البتہ اگر 6 ماہ کے بعد نکلوائیں گے تو کوئی کٹوتی نہیں ہو گی۔

لگائی جانے والی رقم کے اعتبار سے آپ کو مختلف کیٹیگری میں رکھا جاتا ہے مثلا: 700 سے 2999 ڈالر انویسٹ کرنے والے کو بلیو مون پیکج کا نام دیا جاتا ہے اور 50000 یا اس سے اوپر رقم لگانے والے کو کوہ نور پیکج کا نام دیا جاتا ہے۔ پھر آپ کے تعلق سے اس کمپنی کے جو مزید گاہک بنیں گے اس پر آپ کو پانچویں لائن تک (یعنی آپ نے براہ راست اس کمپنی میں رقم لگانے کے لیے 10 لوگوں کو تیار کیا تو یہ پہلی لائن ہے پھر ان میں سے ہر ایک جتنے لوگوں کو تیار کرے گا وہ دوسری لائن کہلائے گی، اسی طرح پانچویں لائن تک سلسلہ چلتا ہے) لوگوں کی لگائی ہوئی رقم کا بھی اور اس رقم سے کیے گئے کاروبار پر حاصل ہونے والے نفع کا بھی بونس ملتا ہے۔

وضاحت: سائل سے کمپنی کے کاروبار اور ان کے پورے طریقہ کار سے متعلق استفسار کیا گیا تھا، جس پر سائل نے کہا کہ ہمارے پاس کل دستیاب معلومات یہی ہیں۔

الجواب باسم ملهم الصواب

اس کاروبار کی تمام تر تفصیلات فراہم نہیں کی گئیں البتہ جو معلومات فراہم کی گئی ہیں ان کے مطابق یہ عقد مضاربت (عامہ، مطلقہ) ہے اور یہ درج ذیل شرائط کی بناء پر فاسد ہے:

(1) آپ کی اصل رقم بالکل محفوظ ہو گی۔

(2) آپ کو نفع آپ کی لگائی ہوئی رقم کا 7 سے 20 فیصد دیا جائے گا۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

ہوگی۔ 6 ماہ سے پہلے رقم واپس لینے کی صورت میں اصل سرمایہ سے کٹوتی ہوگی۔

(3) درج بالا تینوں شرائط فاسد ہیں۔ لہٰذا اس کمپنی کے ساتھ کاروبار میں رقم لگانا ہرگز جائز نہیں۔ اگر کسی شخص نے اس کمپنی میں رقم لگائی ہے تو اس رقم سے کیے جانے والے کاروبار پر جتنا بھی نفع ہوا وہ مال لگانے والے شخص کو ملے گا اور کمپنی کو اس کاروبار کرنے کی عام طور پر لوگوں کو جو اجرت ملتی ہے وہ ملے گی۔ البتہ 6 ماہ سے پہلے رقم واپس لینے کی صورت میں کمپنی صرف حقیقی نقصان کی تلافی کی صورت میں پیسے کاٹ سکتی ہے، یعنی اگر کمپنی کو اس رقم سے کیے گئے کاروبار پر نقصان ہوا ہو تو اس نقصان کے بقدر رقم کاٹ سکتی ہے وگرنہ کمپنی کے لیے رقم کی کٹوتی کرنا جائز نہیں، پوری رقم اور گاہک کے حصے میں آنے والا مکمل نفع واپس کرنا لازم ہے۔

چونکہ یہ معاملہ مضاربت فاسدہ ہے لہٰذا کسی دوسرے شخص کو اس کمپنی کے ساتھ رقم لگانے کے لیے تیار کرنا بھی جائز نہیں اور اگر اس کمپنی کے ساتھ کسی کی رقم لگوائی ہے تو اس پر کمیشن لینا بھی جائز نہیں۔

نیز کمپنی نے اپنے کاروبار کی تشہیر میں دارالعلوم کراچی کا ایک فتوی بھی اپنی تائید میں پیش کیا ہوا ہے جو کہ اس کمپنی کے کاروبار کے جائز ہونے کی ہرگز دلیل نہیں بن سکتا۔ کمپنی نے دارالعلوم سے سوال پوچھتے ہوئے مبہم بات بیان کی ہے کہ "ہم کاروبار پر حاصل کردہ منافع کا 60 فیصد کاروبار میں پیسا لگانے والے شخص کو دیتے ہیں البتہ سمجھانے کے لیے گاہک کو یہ کہتے ہیں کہ آپ کی لگائی ہوئی رقم کا 7 سے 20 فیصد پیسا آپ کو نفع کی مد میں دیں گے" دارالعلوم کراچی سے جاری شدہ فتوی میں تو اصولی بات بیان کی گئی ہے کہ اگر کسی جائز کاروبار پر حاصل ہونے والا نفع، فیصد میں طے کیا جائے تو یہ جائز ہے، لیکن مفتیان کرام کو یہ بات نہیں بتائی گئی کہ کمپنی کاروبار میں پیسہ لگانے والے شخص کے ساتھ جو معاہدہ کرتی ہے، اس کے مطابق کمپنی آپ کی لگائی ہوئی رقم کا 7 سے 20 فیصد (نہ کہ کاروبار پر حاصل ہونے والے نفع کا) آپ کو نفع کی مد میں دینا طے کرتی ہے، جو کہ جائز نہیں، لہٰذا دارالعلوم کا یہ فتوی ہرگز بھی اس کمپنی کے کاروبار کے جائز ہونے کے لیے پیش نہیں کیا جاسکتا۔

مزید یہ کہ کسی کاروبار سے متعلق تفصیلی حکم کے لیے یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ کمپنی یا ادارہ لوگوں سے رقوم کن شرائط پر لیتا ہے اور ان رقوم کو حقیقتا کسی کاروبار میں لگاتا ہے یا نہیں؟ مزید وہ کاروبار بھی جائز ہے یا نہیں؟ نیز کسی خاص کمپنی کے بارے میں جواز کا فتوی دینے کے لیے یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ ان کے کاروبار کو عملا دیکھا جائے یا پوری حقیقی تفصیل معلوم ہو اور مزید یہ کہ اگر وہ عوام کے پیسے سے کاروبار کرتی ہے تو کسی ماہر مفتی کی نگرانی میں کام کر رہی ہو۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE
Scanned with CamScanner

وقال الله تبارك وتعالى: ولا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل وتدلوا بها إلى الحكام لتأكلوا فريقا من أموال الناس بالإثم وأنتم تعلمون. (سورة البقرة:188)

وقال العلامة الحصكفي رحمه الله: (والربح في الشركة الفاسدة بقدر المال، ولا عبرة بشرط الفضل) **فلو كل المال لأحدهما فللآخر أجر مثله كما لو دفع دابته لرجل ليؤجرها والأجر بينهما، فالشركة فاسدة والربح للمالك وللآخر أجر مثله**، وكذلك السفينة والبيت، ولو لم يبع عليها البر فالربح لرب البر وللآخر أجر مثل الدابة. (الدر المختار:326/4)

وقال العلامة الشامي رحمه الله: قوله: (والربح إلخ): حاصله أن الشركة الفاسدة؛ إما بدون مال، أو به من الجانبين، أو من أحدهما، فحكم الأولى أن الربح فيها للعامل كما علمت، والثانية بقدر المال، ولم يذكر أن لأحدهم أجرا؛ لأنه لا أجر للشريك في العمل بالمشترك، كما ذكروه في قفيز الطحان، **والثالثة لرب المال، وللآخر أجر مثله**. (رد المحتار على الدر المختار:326/4)

وقال العلامة عبد الله بن محمود الموصلي رحمه الله: (وما هلك من مال المضاربة فمن الربح)؛ لأنه تبع كالعفو في باب الزكاة (فإن زاد فمن رأس المال)؛ لأن المضارب أمين فلا ضمان عليه، فإن اقتسما الربح والمضاربة بحالها ثم هلك المال أو بعضه رجع في الربح حتى يستوفي رأس المال؛ لأن الربح فضل على رأس المال، ولا يعرف الفضل إلا بعد سلامة رأس المال، فلا يصح قسمته فينصرف الهلاك إليه لما بينا. (الاختيار لتعليل المختار:24/3)

قال العلامة الشامي رحمه الله: قال في البزازية: إجارة السمسار والمنادي والحمامي والصكاك وما لا يقدر فيه الوقت ولا العمل تجوز لما كان للناس به حاجة ويطيب الأجر المأخوذ لو قدر أجر المثل وذكر أصلا يستخرج منه كثير من المسائل فراجعه في نوع المتفرقات والأجرة على المعاصي. (رد المحتار على الدر المختار:47/6)

وقال العلامة الزيلعي رحمه الله: وتفسد، إن شرط لأحدهما دراهم مسماة من الربح؛ لأنه شرط يوجب انقطاع الشركة فى بعض الوجوه، فلعله لا يخرج إلا القدر المسمى لأحدهما من

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

Scanned with CamScanner

الربح.(تبيين الحقائق:248/4)

وفي الدر المنتقى مع مجمع الأنهر:و كون الربح بينهما مشاعا، فتفسد إن شرط لأحدهما عشرة دراهم مثلا.(الدر المنتقى:446/3)

واللہ سبحانہ وتعالی أعلم

محمد عثمان يوسف
دار الافتاء جامعة الرشيد کراچی
18رجب1441ھ

الجواب صحیح
جامعۃ الرشید
۱۴۴۱/۷/۲۰

دار الافتاء جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE